خدا تعالیٰ کی مالکیت اور اس کے مالک یوم الدین ہونے کا صحیح فہم و ادراک آنحضرت ﷺ کو تھا

آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ ان صفات کا اظہار اپنی ذات سے کرنے والے تھے

اس قادر اور مقتدر خدا کے آگے جھکو اور اس کے احسان سے جزا سزا کے دن فیض پاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مارچ 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 مارچ 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 190 تلاوت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مالک اور ملک ہونے کی صفت کو قرآن کریم میں مختلف رنگ میں مختلف مضامین کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور یہ ہر مومن کا فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ادراک حاصل کرے وہ جو مالک یوم الدین ہے اس سے اس دن سے ڈرے جس دن جزا سزا کا فیصلہ ہوگا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ کوئی بھی عقلمند انسان جنت میں جانے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ آنحضرتؐ نے صحابہؓ کے پوچھنے پر فرمایا کہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ آنحضرتؐ جیسے رحمۃ للعالمین انسان کو بھی جن کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھا۔ حضرت عائشہ کی گواہی ہے کہ آپؐ کے رات اور دن قرآن کریم کی عملی تصویر تھے اور جن کے بارے میں خدا تعالیٰ یہ اعلان فرماتا ہے کہ تو نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے یعنی آپؐ اپنے عمل اور تعلیم میں انتہائی درجے پر پہنچے ہوئے تھے۔ ان تمام ضمانتوں اور اپنوں اور غیروں کی گواہیوں کے باوجود خوف ہے اور یہ خوف اس لئے تھا کہ سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی صفات کا ادراک آپؐ کو تھا۔ اللہ تعالیٰ کی مالکیت اور پھر اس کے مالک یوم الدین ہونے کا صحیح فہم آپؐ کو تھا۔ اس لئے آپؐ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا رحم مانگتے تھے اور یہی آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو تلقین فرمائی۔ اگر آنحضرتؐ کو ان تمام باتوں اور وعدوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خوف دامنگیر تھا تو ایک عام مومن کو کس قدر اس کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسے تمام لوگ جو کفر میں بڑھے ہوئے ہیں ان کیلئے کوئی جائے پناہ نہیں، باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ اپنی بادشاہت میں رحمانیت کے جلوے دکھاتا ہے، جزا سزا کا دن بہت دشوار گزار ہوگا۔ پس اگر اس دن اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے فیض پانا ہے تو اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلو اور پھر یہ بھی خوف دامنگیر رہے کہ وہ قادر مطلق ہے ہماری کسی غلطی پر ہمیں پکڑ نہ لے اس لئے ہمیشہ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس مالک خدا سے رحمت اور بخشش کے طلبگار رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں عدل سے بالا ہو کر انعام اور احسان کرتا ہوں۔ اگر صرف عدل کا معاملہ ہو تو بہت سے لوگ پکڑ میں آسکتے ہیں اس سلسلے میں حضور انور نے ایک بے قصور نیک شخص پر قتل کا الزام لگائے جانے والا واقعہ تفصیل سے بیان کیا۔ جس نے خدا سے انصاف مانگا تھا اور فرمایا پس یہ خوف کا مقام ہے اس لئے جزا سزا کے وقت کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کی آغوش میں آسکے۔ آنحضرتؐ نے اپنی سنت اور دعاؤں سے ہمیں یہ نکتہ سمجھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہمیشہ دل میں رکھو۔ بخشش، رحم اور فضل مانگنے کی ضرورت ہے نہ کہ عدل اور انصاف کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندرونے کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مالکیت کا جلوہ اس وقت انتہاء کو پہنچتا ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں گو وہ عبادت اور معرفت کی حقیقت پورے کمال تک نہ پہنچا سکے۔ لیکن ان باتوں کے حصول کیلئے شدید خواہش مند رہے ہوں اور خواہش شدید کی ابتداء ہو چکی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھی نیک جزا دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ صرف عدل کرنے والا ہوتا تو اس کی رحمت سے وہ لوگ حصہ نہ پاسکتے کیونکہ ایسے لوگوں نے وہ مرتبہ حاصل نہیں کیا جس کے حصول کی وہ کوشش کر رہے ہوتے ہیں فرمایا چونکہ مالک با اختیار ہوتا ہے اس لئے عدل سے بڑھ کر احسان کرسکتا ہے اس لئے ہمیشہ احسان اور بخشش کی دعا مانگنی چاہئے۔ حضور انور نے حضرت میر ناصر نواب صاحب کے حوالے سے ایک گوشہ نشین درویش کے متعلق حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ ایک حکایت تفصیل کے ساتھ بیان کی اور فرمایا کہ دیکھیں کس طرح خدا تعالیٰ یہاں اس دنیا میں بھی جزا سزا کا فیصلہ کرتا ہے۔ پس اس قادر اور مقتدر خدا کے آگے جھکو اور اس کے احسان سے جزا سزا کے دن فیض پاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان صفات کا رنگ بندوں کو بھی اپنے اوپر چڑھانا چاہئے۔ آنحضرتؐ سب سے زیادہ ان صفات کا اظہار اپنی ذات سے کرنے والے تھے۔ احادیث کی روشنی میں حضور انور نے اس کی چند ایک مثالیں بیان کیں۔ آنحضورؐ غلبہ اور قدرت ہونے کے باوجود جبکہ آپؐ عرب کے بادشاہ بن چکے تھے، اپنے دشمنوں پر بھی احسان کا سلوک فرماتے تھے۔ عکرمہ بن ابوجہل کے ایمان لانے کا واقعہ حضور انور نے تفصیل سے بیان کیا۔ آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا پرتو بنتے ہوئے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے اپنے دائرے میں ایک دوسرے سے احسن سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جزا سزا کے دن ایسے عمل لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جو اس کے رحم اور بخشش کو کھینچنے والے ہوں۔ آمین

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیئر کی وفات کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔